



سوال

(509) کرسمس ڈے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو تحائف وغیرہ دینے کی شرعاً گنجائش ہے یا انہیں ایسے موقع پر کچھ نہ دیا جائے، جب کہ وہ ہمیں اسلامی تہوار کے موقع پر تحائف دیتے ہیں، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشرکین اور کفار کی دو اقسام ہیں: 1 جو کھلے بندوں مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں، 2 جو کفر و شرک پر بیستے ہوئے مسلمانوں سے دشمنی نہیں کرتے۔

سورۃ ممتحنہ آیت ۸، ۹ میں ان دونوں اقسام کی تفصیل بیان کی گئی ہے جو کافر اور مشرک خواہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہوں، مسلمانوں سے کھلے طور پر دشمنی رکھتے ہیں۔ انہیں تحائف دینا یا ان سے تحائف لینا شرعاً جائز نہیں کیونکہ ان تحائف سے محبت اور تعلق و خاطر کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور ایسے کفار و مشرکین سے دوستی اور موالات سے منع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری قسم کے کفار و مشرکین سے حسن سلوک اور رواداری کرنے کی اجازت ہے، انہیں تحائف دینے جاسکتے ہیں اور ان سے تحائف لینے کی بھی اجازت ہے جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے:

فروہ جزامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور ہدیہ دیا تھا اور آپ نے حنین کے دن اس پر سواری کی تھی۔ [1]

دومتہ الجندل کے سردار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جبہ بطور ہدیہ دیا تھا جسے آپ نے قبول فرمایا۔ [2]

غزوہ خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے زہر آلود بخری بطور ہدیہ دی تھی جو بطور دعوت پیش کی گئی، آپ نے اس دعوت کو قبول فرمایا۔ [3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایران کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجا تو آپ نے اسے قبول فرمایا، روم کے بادشاہ نے آپ کو تحفہ بھیجا تو آپ نے اسے بھی قبول فرمایا، اسی طرح مختلف بادشاہوں نے آپ کو تحائف بھیجے اور آپ نے ان سب کو قبول فرمایا۔ [4]

صورت مؤولہ میں کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو کوئی تحفہ دینا ان کے تہوار میں شریک ہونا ہے، ایسی حالت میں انہیں کوئی تحفہ نہ دیا جائے تاکہ انہیں اپنے باطل مذہب پر قائم رہنے کی حوصلہ افزائی نہ ہو اور نہ ان سے تحائف لینے چاہئیں۔ چونکہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے مشرکین کی میل کچیل سے منع کیا گیا ہے، آپ نے یہ



اس وقت فرمایا تھا جب عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ نے حالت شرک میں آپ کو ایک اونٹنی بطور ہدیہ دینے کی پیش کش کی تھی۔ [5]

ہمارے نزدیک مذکورہ احادیث میں تطبیق کی یہ صورت معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار کیا جو اپنے ہدیے کے ذریعے محض دوستی اور اظہارِ محبت چاہتا تھا اور آپ نے ان لوگوں کے ہدیے قبول فرمائے جن سے امید تھی کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں گے اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت والفت اتر جائے گی، ان کے قومی تنوار کے موقع پر انہیں ہدیہ دینا اپنے قومی تنوار کے موقع پر غیر مسلم حضرات کے ہدایا قبول کرتے وقت مذکورہ بالا امر کو ضرور ملحوظ رکھا جائے، بہر حال ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ قومی تنوار کے علاوہ دنوں میں تحائف کا تبادلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ محض اظہارِ محبت مقصود نہ ہو بلکہ انہیں اسلام سے مانوس کرنا پیش نظر ہو۔ (واللہ اعلم)

[1] صحیح مسلم، الجہاد والسیر: ۱۷۷۔

[2] صحیح بخاری، الصبہ: ۲۶۱۵۔

[3] صحیح بخاری، الصبہ: ۲۶۱۷۔

[4] ترمذی، السیر: ۱۵۷۲۔

[5] البداوی، الخراج: ۲۶۳۰۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 445

محدث فتویٰ